بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۵ ظہور ۱۳۴۴ ہش / ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ / ۵ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ اگست بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ صبح کے وقت کچھ ضعف رہا۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—● بعض احباب کی طرف سے محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بعض اوقات بغیر مکمل پتہ کے خطوط موصول ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جواب دینے میں دقت ہوتی ہے لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ صدر محترم کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ ضرور درج فرمایا کریں۔

(معتمد صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

—● مجالس انصار اللہ سابق صوبہ بلوچستان و قلات کا تربیتی اجتماع ۱۴، ۱۵ اگست کو کوئٹہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں مرکز اور صدر محترم کے نمائندہ خصوصی کے طور پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس شرکت فرمائیں گے۔ انصار اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—● مکرم ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال و زعیم انصار اللہ فیکٹری ایریا ربوہ تین ماہ سے ٹی بی گلینڈز سے بیمار ہیں۔ اب کراچی سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(فضل احمد نائب ناظر تعلیم)

—● کل (۳ اگست) تیسرے پہر ربوہ میں خاصی بارش ہوئی۔ جس کا سلسلہ کم و بیش رات گئے تک جاری رہا۔ آج صبح سے مطلع صاف ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے اگر اخلاص و درد اور ثابت قدمی ہو تو انسان الوہیت کے سایہ میں آجاتا ہے

غیر اللہ سے بکلی منقطع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بھی دل میں غیر معمولی درد ہو

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ کافر کے لئے دوزخ بہشت کے رنگ میں اور مومن کے لئے بہشت دوزخ کے رنگ میں متمثل کیا جاتا ہے۔ کافر جو دنیا کا طالب ہے دنیا میں منہمک ہو کر سگِ دنیا ہو جاتا ہے۔ مومن ایک عاشق ہے جو دنیا کو طلاق دیکر ہر ایک تکلیف کے سہنے کو تیار ہوتا ہے اور فی الواقعہ یہ عشق ہی ہے جو اسے ہر قسم کی تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ مومن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے اور وہ اپنے عشق میں صادق ہوتا ہے اور اپنے معشوق یعنی خدا کے لئے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنے والا جوش اپنے اندر رکھتا ہے اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اس کے حضور میں قائم ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی لذت اس کے لئے لذت نہیں ہوتی۔ اس کی روح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔ معشوق کی طرف سے استغنا دیکھ کر وہ گھبراتا نہیں۔ اس طرف سے خاموشی اور بے التفاتی بھی معلوم کر کے وہ کبھی ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہمیشہ قدم آگے ہی رکھتا ہے اور درد دل زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا جاتا ہے۔ ان دونو چیزوں کا ہونا ضروری ہے کہ مومن عاشق کی طرف سے محبتِ الٰہی میں پورا استغراق ہو۔ عشق کمال ہو۔ محبت میں سچا جوش اور عہدِ عشق میں ثابت قدمی ایسی کوٹ کوٹ کے بھری ہو کہ جس کو کوئی صدمہ جنبش میں نہ لا سکے گو معشوق کی طرف سے کبھی کبھی بے پرواہی اور خاموشی ہو۔ درد دو قسم کا موجود ہو۔ ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا درد ہو۔ دوسرا وہ جو کسی مصیبت پر دل میں درد اٹھے اور خیر خواہی کے لئے اضطراب پیدا ہو اور اس کی اعانت کے لئے بے چینی پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سایہ میں لا ڈالتا ہے جب تک اس کی حد تک درد اور عشق نہ پہنچ جائے کہ جس میں غیر اللہ سے محویت حاصل ہو جائے اس وقت تک انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے مشکل ہوتا ہے کہ انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر اسی کا ہو جائے اور اس کی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے اور اس کی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہیئے جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتواں پیارے بچے کے لئے دل میں سچا جوشِ محبت رکھتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد ہفتم صفحہ ۱۸۲/۱۸۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ راگست ۱۹۶۵ء

ایک خبر.... عجیب توارد

(۱) ایک خبر

"کراچی ۲۶ جولائی۔ آج یہاں ایک سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی سفارتی مشن یا غیر ملکی ادارہ کسی مسئلہ پر رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے کسی قسم کا سروے کرے تو عوام کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے اس سلسلہ میں غیر ملکی اداروں اور سفارتی مشنوں کی جانب سے پاکستان میں رائے عامہ معلوم کرنے کے متعلق حکومت کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے چنانچہ اس ضمن میں حکومت کا موقف یہ ہے کہ غیر ملکی اداروں یا سفارتی مشنوں کی اس نوعیت کی سرگرمیاں سفارتی ضوابط کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہیں اور انہیں ایسی کارروائیوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستانی عوام رائے عامہ معلوم کرنے کے ایسے کسی سروے میں حصہ نہیں لیں گے۔ واضح رہے قبل ازیں یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ امریکی محکمہ اطلاعات آج کل یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ امریکہ، روس، چین، انڈونیشیا اور عرب جمہوریہ کے بارے میں پاکستانی عوام کی رائے کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق اس سلسلہ میں امریکی محکمہ اطلاعات کی جانب سے پاکستان کے مختلف شہروں میں ایک سوالنامہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں امریکہ اور دوسرے ملکوں کے بارے میں اس نوعیت کے سوالات درج ہیں کہ ان میں سے کونسا ملک پاکستان کا سب سے بڑا دوست ہے۔ اور ان میں سے کس ملک کے متعلق آپ کی رائے اچھی، بہت اچھی، بری یا بہت بری ہے کس ملک سے پاکستان کو معاہدے کرنے چاہئیں، اور کس ملک سے معاہدے نہیں کرنے چاہئیں۔ خارجہ پالیسی کے بارے میں ایسے انتہائی نازک مسائل پر پاکستانی عوام کی رائے حاصل کرنے کے لئے امریکی محکمہ اطلاعات نے جو پروگرام تیار کیا ہے۔ اس پر اطلاع کے مطابق قریباً ایک لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اس سوالنامہ کے متعلق چند پاکستانی کارکنوں کے ذریعہ ملک کے مختلف شہروں میں رائے عامہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کراچی میں یہ کام امریکی محکمہ اطلاعات کے ایک سابق ملازم کے سپرد کیا گیا ہے۔ انٹرویو کرنے والے افراد کو سوالنامے میں جو ہدایات دی گئی ہیں، ان کے مطابق وہ جس شخص کا انٹرویو کر رہے ہوں۔ اس سے دریافت کریں کہ کیا آپ کی رائے میں موجودہ بین الاقوامی حالات کا تقاضہ ہے کہ پاکستان کسی ملک یا ملکوں کے ساتھ معاہدہ کرے تا کہ ہمارا ملک محفوظ رہ سکے یا ہمیں اس قسم کے معاہدوں سے بچنا چاہیئے اور اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہو تو پھر دریافت کیا جائے کہ کس ملک سے پاکستان کو معاہدہ کرنا چاہیئے۔ اور آپ کی رائے میں کونسا ملک پاکستان کا سب سے بڑا دوست ہے؟"

(روزنامہ کوہستان ۲۷/۷/۶۵ صفحہ اول)

یہ خبر ملکی سالمیت کے لحاظ سے خطرناک ہے۔ ہر انسان امریکی ایجنسی کی اس جسارت پر حیرت زدہ ہے۔ اس قسم کا سوالنامہ نہ صرف ملک کے نجی اور اندرونی معاملات میں دخل اندازی ہے۔ بلکہ ملک میں باہم پھوٹ ڈالنے کا بھی آلۂ کار بن سکتا ہے۔ معلوم نہیں امریکی سفارت خانے نے ایسا غیر آئینی اور برافروختہ کرنے والا قدم کیوں اٹھایا اور بعض اشخاص نے سرانجام دہی کا ذمہ لیا۔

(۲) ماہنامہ طلوع اسلام دسمبر ۱۹۶۳ء سے بلا تبصرہ۔

"بیرونی طاقت کے ساتھ روابط

وزیر امور داخلہ نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ اس جماعت کے کسی بیرونی طاقت کے ساتھ روابط نظر آتے ہیں۔ ہمارے پاس نہ ایسی معلومات ہیں۔ نہ ہی کوئی ایسا ذریعہ جس سے ہم اس بیان کی تائید یا تردید کر سکیں۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ اس کی تحقیق کرے۔ البتہ قرائنی شہادات (circumstantial Evidences) ایسی ہوتی ہیں جس سے انسان کسی نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ مودودی صاحب نے ۱۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو لاہور کے ایک جلسہ عام میں ایک تقریر کی تھی اس تقریر کو پہلے ہی سے جماعت اسلامی کے حلقوں میں خاص اہمیت دی جا رہی تھی۔ اور ان کے اخبارات میں اس کے اعلانات نمایاں حیثیت سے شائع ہو رہے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تمام الفاظ میں پاکستان امریکی بلاک میں شامل ہو رہا تھا۔ اس پس منظر میں یہ دیکھئے کہ مودودی صاحب نے اپنی تقریر میں کیا فرمایا۔ انہوں نے ایک طرف تو روس کو سرزنش کی کہ وہ پاکستان کے خلاف افغانستان کی پیٹھ نہ ٹھونکے۔ اور اس کے بعد فرمایا:۔

امریکہ والوں کو تنبیہہ

اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے کہ خود اینگلو امریکی بلاک کو بھی سوچنا چاہیئے اگر وہ صرف مسلمان حکمرانوں سے معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کو مسلمان قوم کے ساتھ کوئی معاملہ نہیں کرنا ہے تو الگ بات ہے لیکن اگر اس کی خواہش یہ ہے کہ مسلمان ممالک کے عوام بھی اس کے ساتھ تعاون کریں تو اس معاملہ میں بہیں وضاحت کے ساتھ یہ بتا دینا چاہیئے کہ مسلمان ملکوں کے ساتھ آپ کی جو پالیسی اب تک چلی آ رہی ہے۔ وہ ایسی ہرگز نہیں ہے کہ پاکستان اور دوسرے ممالک کے عوام کا دلی تعاون آپ کو حاصل ہو سکے"۔

(اخبار تسنیم ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس سے پہلے انہوں نے اپنی کراچی کی ایک تقریر میں اسی بات کو ان الفاظ میں بیان کیا تھا۔

"اگر یہ بلاک فی الواقعہ یہ چاہتا ہے کہ کمیونزم کی روک تھام کے لئے اسے مسلم عوام کا دلی تعاون حاصل ہو تو اسے اپنی بنیادی پالیسی میں بنیادی تغیر کرنا پڑیگا اسے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اسے مسلم ممالک کے حکمرانوں سے ساز باز کرنا ہے یا مسلم ممالک کے عوام کا تعاون حاصل کرنا ہے یہ اس کے سوچنے کا کام ہے کہ اسے کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اسے ان حکمرانوں کی ضرورت ہے، جو عوام پر سطحی اثر بھی نہیں رکھتے

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

زندگی کا لمحہ جو ہاتھوں میں ہے کیوں کھوئیے

کس لئے گزری ہوئی کوتاہیوں پر روئیے
مارتے ہو آج کیا ناداں "ٹامک ٹوئیے"
کاش یہ ہوتا وہ ہوتا پہونک چونک اٹھتے ہو کیوں
ہو گیا جو ہو گیا آرام سے اب سوئیے
وقت پر بویا نہیں تو کاٹنے کیا جائیے
کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے اب کیا بوئیے
زندگی کا لمحہ لمحہ بے بدل ہے بے خبر
زندگی کا لمحہ جو ہاتھوں میں ہے کیوں کھوئیے
رات کی تاریکیاں چھوٹیں چلی باد سحر
حضرت تنویر آنسو پونچھئے منہ دھوئیے

برصغیر ہند و پاک میں "تھوما حواری" کی آمد

اور

کلیساؤں کا قیام

(مکرم مولوی سمیع اللہ خانصاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(آخری قسط)

کونسل آف نائیسیا میں نمائندگی

تیسرا اہم واقعہ "کونسل آف نائیسیا" میں اس برصغیر کی کلیساؤں کی نمائندگی کا ہے ۳۲۵ء میں جب قسطنطین اعظم نے "نائیسیا" میں عیسائیوں کی ایک عالمگیر کونسل منعقد کی تو اس میں اشرکت کے لئے اس برصغیر کی کلیساؤں کے نام بھی دعوت نامہ آیا۔ چنانچہ "سینٹ یوحنا" نے ان کلیساؤں کی طرف سے اس کونسل میں شرکت کی۔ "انڈین کیتھولک ریفرنس بک" میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے بلکہ "۳۸ ویں انٹرنیشنل یوکرسٹک کانگریس" کے سیکرٹریٹ کے دروازہ پر ہندوستان کے مسیحی اولیاء کی جو فہرست آویزاں کی گئی تھی اس میں "تھوما حواری" کے بعد اسی "سینٹ یوحنا کا نام تھا۔

اس جگہ یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ "سینٹ یوحنا" نے صرف جنوبی ہند کی سریانی کلیساؤں کی طرف سے اس کونسل میں شرکت نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ برصغیر کے پورے شمال مغربی کلیساؤں کی طرف سے اس "کونسل" میں نمائندہ تھے۔ اسی لئے ان کے متعلق یہ وضاحت آتی ہے کہ وہ جنوبی ہند کی کلیساؤں کے علاوہ ایرانی کلیساؤں کی طرف سے بھی اس کونسل میں نمائندگی کر رہے تھے۔

اس جگہ لفظ ایران سے مغالطہ نہ کھانا چاہیئے۔ اس زمانے میں اس لفظ کا اطلاق اس برصغیر کے سارے شمال مغربی علاقوں پر ہوتا تھا۔ یہ تو معلوم ہے کہ دنیا کے جغرافیہ میں ہمیشہ ردّوبدل ہوتا رہا ہے۔ آج افغانستان ایک الگ ملک ہے لیکن کسی زمانے میں سلطنتِ دہلی کا ایک صوبہ کہلاتا تھا۔ اسی طرح اُس زمانے میں کشمیر و افغانستان کے علاقے بھی ایران کہلاتے تھے۔ "سینٹ یوحنا" نے اسی اعتبار سے کونسل آف نائیسیا" میں جنوبی ہند کے سیرین چرچوں کے علاوہ ایران۔ افغانستان اور کشمیر کی کلیساؤں کی طرف سے بھی نمائندگی کی۔

موئے مبارک

چوتھا واقعہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں جنوبی ہند کی سریانی کلیساؤں کے بیرونی ممالک سے تعلقات قائم تھے، یہ ہے کہ اسی صدی میں "تھوما حواری" کا موئے مبارک مائلا پور مدراس سے "اڈیسہ" بھیجا گیا۔

اسی طرح جنوبی ہند کی تمام سریانی کلیسائیں اس بات پر متفق ہیں کہ چوتھی صدی عیسوی میں ملک شام سے ایک مسیحی تاجر جو "تھوما حواری" کا ہم نام تھا ان کلیساؤں میں آیا۔ پھر چند ہی دنوں کے بعد ایک دوسرے شامی پادری "سینٹ یوسف" جنوبی ہند آئے۔ ان دونوں کی آمد سے سریانی کلیساؤں میں دوبارہ زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

نسطوری تحریک

ایک اور واقعہ جس سے ان تعلقات پر گہری روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح کی صحیح تعلیمات کے محفوظ رکھنے میں "تھوما حواری" کے ان چرچوں نے بڑا زبردست کردار ادا کیا۔ وہ یہ ہے کہ پانچویں صدی عیسوی میں جب "شامی کلیسا" نے رومن چرچ کے خلاف ایک اصلاحی تحریک چلائی تو اس برصغیر کے مسیحیوں میں اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ "رومی کلیسا" میں بہت سی ایسی بدعتیں داخل ہو گئی تھیں جن کا جناب مسیح کی تعلیمات میں کوئی ذکر نہیں۔ جناب مسیح کو الوہیت کا درجہ تو دیا ہی گیا حضرت مریم صدیقہ "کو بھی" خدا کی ماں" کا خطاب دے دیا گیا۔ پانچویں صدی عیسوی میں ان رومی بدعتوں کے خلاف شام کی کلیسا میں ایک تحریک چلی اس کو "نسطوری تحریک" کہتے ہیں۔ اس کی حمایت میں جن جن کلیساؤں نے حصہ لیا ان میں اس برصغیر کی کلیساؤں کا نام سرِ فہرست آتا ہے۔ ان کلیساؤں نے اس تحریک کا کچھ ایسی گرمجوشی سے استقبال کیا کہ اس کے بعد اس برصغیر کے سریانی چرچ "نسطوری" چرچ کہلانے لگے۔

یہ چند واقعات جو اوپر درج کئے گئے ان سے یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ پانچویں صدی عیسوی تک اس برصغیر کی کلیساؤں کے بیرونی ممالک کی کلیساؤں سے تعلقات قائم تھے۔ "یعقوب حواری" نے اپنے خط کا آغاز جو اس جملہ سے کیا ہے کہ

اور ان اسیر قبائل کے نام
جو جابجا رہتے ہیں۔

ان واقعات سے اس جملہ کی معقولیت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

پانچویں صدی کے بعد

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پانچویں صدی عیسوی کے بعد اس برصغیر کی تاریخ مسیحیت ایک طویل زمانے کے لئے تاریکی میں ڈوب جاتی ہے۔ یوں تو اس سے ایک صدی پیشتر ہی دنیائے مسیحیت پر تاریکی کا سایہ پڑنے لگا تھا۔ جن دنوں عرب میں نیّرِ اسلام طلوع ہوا عالمِ مسیحیت پر اندھیرا چھا رہا تھا۔ رومی جو دو صدیاں پیشتر حلقہ بگوشِ عیسائیت ہو چکے تھے۔ انہوں نے بھی قبولِ مسیحیت کے بعد علم و حکمت کے میدان میں کوئی ترقی نہیں کی۔ ان کا کوئی کارنامہ ایسا نہیں جس پر کوئی سنجیدہ قوم فخر کر سکے۔

دوسرے عیسائی جو یورپ کے دوسرے ممالک میں رہتے تھے ان کا تو اور بھی بُرا حال تھا۔ جس زمانے میں مسلمان زرق برق لباس پہنتے۔ رنگ برنگ کے دستر خوان بچھاتے اور نہایت تزک و احتشام سے اپنا دربار سجاتے۔ وہ بیچارے یورپ میں ننگے گھومتے پھرتے۔ آلو پر گزارہ کرتے اور ان کے بادشاہ سرکنڈوں کی چھت کے نیچے بیٹھ کر دربار لگاتے۔ ان کی ہمت اور وسائل سے یہ بات بعید تھی کہ وہ ان اسیر قبائل کا پتہ لگاتے جن کی جستجو میں آج کے مورخ بھی عاجز نظر آتے ہیں۔ اس لاعلمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس برصغیر کی ان کلیساؤں سے بالکل بے تعلق ہو گئے جو ان اسیر قبائل نے جابجا بنائی تھیں۔ اور اس کے بعد تو جہالت کا وہ زور ہوا کہ مغربی ممالک کے مسیحیوں کو اتنے بڑے ملک کا راستہ ہی نہیں ملتا تھا۔ یہ حالت اس وقت تک قائم رہی جب تک پرتگیزی جنوبی ہند کے ساحل پر لنگر انداز نہ ہو گئے۔ ہندوستان کے جنوبی ساحل پر "واسکو ڈی گاما" کا آنا ہندوستانی چرچ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

پرتگیزیوں کی آمد

"واسکو ڈی گاما" ۱۴۹۶ء میں ایک شاہی بیڑے کے ساتھ "کالی کٹ" کے ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ یہ ان مہم بازوں میں سے تھا جو نئے نئے ممالک کی دریافت کے لئے مشرق اور مغرب کے سمندروں میں چکر لگا رہے تھے۔ اس بحری مہم میں "اسپین" اور "پرتگال" برابر کے رقیب تھے۔ اس وقت تک یورپ کی کوئی دوسری قوم سمندری مہم پر نہ نکلی تھی۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان بہت جلد رقابت اور دشمنی کی بنیاد پڑ گئی۔ "پاپائے اعظم" نے جب دیکھا کہ یہ دونوں آمادہ جنگ ہو گئے ہیں تو انہوں نے یورپ کے سوا باقی دنیا کو دونوں کے درمیان برابر برابر بانٹ دیا۔ انہوں نے سمندر پر ایک لکیر کھینچ کر کرۂ ارض کا مغربی حصہ اسپین کو دے دیا۔ اور مشرقی حصہ "پرتگال" کے حوالہ کر دیا۔ اسکو ۱۴۹۳ء کا "فرمانِ حد بندی" کہتے ہیں۔ اس فرمان کے بعد یہ دونوں قومیں سمندری بیڑے لے کر دنیا کی تسخیر کو نکلیں "شاہ پرتگال" کے حصے میں سارا ایشیا آیا تھا۔ اس لئے اس نے سب سے پہلے ہندوستان کا بحری راستہ معلوم کرنے کے لئے "واسکو ڈی گاما" کو ایک شاہی بیڑا دے کر بھیجا۔ یہ جانباز افریقہ پہنچنے کے بعد "زنجبار" کے عرب ملاحوں کی مدد سے کالی کٹ پہنچ گیا۔ پوپ کے فرمان حد بندی کے بعد یہ اپنے کو سارے ایشیا کا واحد حکمران سمجھتے تھے۔ اس لئے یہ جہاں گئے اس ملک کو غلام بنانے کی کوشش کی۔

اس کے علاوہ "فرمان حد بندی" میں انہیں پاپائے اعظم نے یہ بھی تاکید کی تھی کہ جہاں جاؤ وہاں کے لوگوں کو انجیل کی منادی سناؤ اس لئے "پرتگیزی" اور "ہسپانوی" جہاں جاتے تھے وہاں مذہبی فریضہ سمجھتے تھے کہ اس ملک کو بلند زور شمشیر دے کر عیسائی بنایا جائے۔ پرتگیزیوں نے ہندوستان آتے ہی اس پالیسی پر عمل شروع کر دیا۔

ان دنوں جنوبی ہند میں دو بڑی سلطنتیں تھیں۔ "بیجاپور" کی عادل شاہی حکومت اور "وجیا نگر" کا ہندو راج۔ پرتگیزیوں نے "وجیا نگر" کے ہندو راجہ

سے تو دوستی کرلی۔ اور "گوا" جو سلطنت بیجاپور کے ماتحت تھا۔ اس پر قبضہ کرنے کے لئے سیاسی جوڑ توڑ شروع کر دی۔ "البوقرق" جو بڑا نامور پرتگیزی سپہ سالار گزرا ہے۔ اس نے ۱۵۱۰ء میں بزور شمشیر "گوا" پر قبضہ کر لیا۔ اس تسلط کے بعد ہی تبلیغ و تبشیر کی مہم چلائی گئی۔ مسجدوں اور مندروں کے ملبوں پر بڑے بڑے چرچ بنائے گئے بہت سے عیسائی پادری پرتگال سے بلائے گئے اور ہزاروں آدمیوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا ساتھ ہی وہاں "محکمۂ احتساب" بھی قائم کیا گیا تا کوئی "رومن کیتھولک چرچ" کی روایات کے خلاف کوئی حرکت نہ کر سکے۔

پرتگیزیوں کا اثر سریانی کلیسیاؤں پر

ہندوستان میں "پرتگیزیوں" نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لئے جن اقوام کو منتخب کیا ان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ "سریانی کلیسیاؤں" کا نام بھی آتا ہے۔ پرتگیزیوں کی آمد کے وقت تھوماسواری کے یہ چرچ "نسطوری عقائد" کے حامل تھے۔ روم کا کیتھولک چرچ ان عیسائیوں کو کافر و ملحد قرار دے چکا تھا۔ اور ان کے عقائد کو چیلنج کرنا اسی طرح ضروری سمجھتا تھا جس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو۔ پرتگیزیوں نے جنوبی ہند میں یہ کام بڑی ہمت و جواں مردی سے کیا۔ حتیٰ کہ بہت سے "سیرین چرچ" رومی عقائد کی طرف مائل ہو گئے۔ اور یہ تاریخی اعتبار سے پہلا دن تھا جب "تھوماسواری" کی موحد کلیسیاؤں پر روم کے بدعتی مسیحیوں کا قبضہ ہوا۔ پرتگیزی مسیحیت کی تبلیغ کرتے ہوئے اندرون ملک میں بھی گھس آئے۔ وہ شہنشاہ اکبر کے "عبادت خانہ" میں بھی گئے۔ مناظرہ و مباحثہ میں بھی حصہ لیا۔ بعض مسلمان امیر جیسے "دانشمند خاں" مسیحیت کی طرف مائل بھی ہوا لیکن ان پرتگیزیوں کو "اندرون ہند" میں مسیحیوں کی کوئی کلیسیا نہیں ملی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک اس برصغیر کے شمالی علاقے کی تمام کلیسیائیں بودھ ازم، ہندوازم یا اسلام میں جذب ہو چکی تھیں۔

ہسپانوی اور پرتگیزی دینی حمیت اور مذہبی جوش میں یورپ کی دوسری اقوام سے بالکل مختلف واقع ہوئے تھے۔ یہ تجارت اور ملک گیری کے ساتھ ہر جگہ پورے زور شور کے ساتھ انجیل کی منادی بھی کرتے جاتے تھے لیکن دوسری یورپین قومیں جو ان کے بعد آئیں۔ یعنی ولندیزی

انگریز اور فرانسیسی ان کی پالیسی مذہب کے معاملہ میں بالکل برعکس تھی۔ یہ ان ممالک میں دین عیسوی کی تبلیغ کرنا اپنے تجارتی مفاد کے خلاف سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت انگلستان نے بھی ۱۸۳۲ء تک پادریوں کو اس برصغیر میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ اس اعتبار سے بھی ہندوستان میں پرتگیزیوں کی آمد "کلیسیا" کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

سریانی کلیسیاؤں کی عبادات

آج اس برصغیر میں مسیحیوں کے تمام فرقے اور ان کی کلیسیائیں موجود ہیں لیکن وہ کلیسیائیں جو تھوماسواری کے عقائد کی حامل ہیں۔ اور جو "سریانی یا نسطوری" کلیسیائیں کہلاتی ہیں۔ صرف جنوبی ہند میں پائی جاتی ہیں۔ ان کلیسیاؤں کی عبادات اور دیگر مذہبی آثار پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کلیسیاؤں نے اپنی بعض قدیم روایات برقرار رکھی ہیں جیسے عبرانی زبان میں عبادت۔ جس طرح مسلمان نماز عربی زبان میں پڑھتے ہیں اسی طرح سریانی کلیسیاؤں میں دعا۔ مناجات اور نماز عبرانی زبان میں ہوتی ہے۔ اس روایت کے برقرار رکھنے میں یہ کلیسیائیں دوسری تمام کلیسیاؤں سے بالکل منفرد ہیں۔ دوسری کلیسیاؤں میں عبادت تو بھانت بھانت کی زبانوں میں ہوتی ہے۔

نصرانی

دوسری بات یہ ہے کہ جنوبی ہند میں اس چرچ سے تعلق رکھنے والے ابھی تک اپنے کو "نصرانی" (NAZRANI) کہتے ہیں۔ یہ مسیحیوں کا اصل نام ہے۔ قرآن مجید میں بھی ان کو نصاریٰ ہی کہا گیا ہے۔ کشمیر اور افغانستان کی قومیں تو بول چال میں عربی۔ عبرانی اور ارامی کے الفاظ استعمال کر لیتی ہیں۔ لیکن جنوبی ہند جہاں کی زبان پر دراویڑی زبانیں غالب آچکی ہیں جو اپنی صوت مخرج اور طرز ادا کے اعتبار سے عہد آدم سے قبل کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ اس علاقے کی ایک مستقل قوم کا اپنے کو "نصرانی" کہنا ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ اس لفظ سے صرف ان کے عقیدہ اور مذہب کے سرچشمہ کا ہی پتہ نہیں ملتا بلکہ اس زمانے کی بھی تعیین ہو جاتی ہے۔ جب یہ قوم اس مذہب میں داخل ہوئی تھی اور اس علاقے کی ایک قوم عبرانی یا ارامی زبان بولتی تھی یعنی دو ہزار سال قبل کا زمانہ۔

جگہوں کے نام

میں جب "مدراس" یا "کیرالہ" کا سفر کرتا ہوں تو وہاں کی ایک بات مجھے بہت حیرت زدہ کرتی ہے اور وہ ہے وہاں کے شہروں اور دیہاتوں کے نام۔ جیسے کنانور۔ شرانور۔ سومانور۔ ٹوڈانور۔ کوئمبطور۔ کنابطور۔ ٹری لیطور۔

غرض جدھر جائیے نور و طور کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ کشمیر اور لداخ کی طرح یہاں کے مقاموں کے ناموں میں بھی پرانے اور نئے "عہد ناموں" کی جھلک پائی جاتی ہے؟

سمیع اللہ

انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ایک مخلص احمدی لیڈی ڈاکٹر نے ۱۶ جولائی سے فضل عمر ہسپتال میں کام کرنا شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت و استقلال اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

لیڈی ڈاکٹر صاحبہ زنانہ امراض و زچگی وغیرہ کی خاص ٹریننگ لے کر آئی ہیں۔ لہٰذا مستورات سے درخواست ہے کہ وہ ان امراض وغیرہ کے لئے انہیں دکھا کر مشورہ حاصل کیا کریں۔ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کے کام میں سہولت کے لئے ان کے لئے حسب ذیل پروگرام بنایا گیا ہے:-

۱۔ ہفتہ	:	زنانہ امراض کا معائنہ
۲۔ اتوار	:	اپریشن وغیرہ
۳۔ پیر	:	حاملہ عورتوں کا معائنہ
۴۔ منگل	:	زنانہ امراض کا معائنہ
۵۔ بدھ	:	حاملہ عورتوں کا معائنہ
۶۔ جمعرات	:	زنانہ امراض کا معائنہ
۷۔ جمعہ	:	رخصت

وقت معائنہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک موسم گرما میں اور صبح نو بجے سے ایک بجے تک موسم سرما میں ہوا کرے گا۔ اس کے علاوہ وقتوں میں ہنگامی مریض جو زنانہ امراض سے تعلق رکھتے ہوں ہر وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔

خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق لیڈی ڈاکٹر صاحبہ سے مشورہ حاصل کریں تا کام سہولت سے ہو۔

عام امراض کے لئے ہسپتال کے دوسرے ڈاکٹر مقرر ہیں لہٰذا مستورات چاہیئے کہ عام امراض کے مشورہ کے لئے مردانہ حصہ میں تشریف لائیں۔ والسلام

خاکسار

مرزا منور احمد

ہفتہ شجرکاری

مغربی پاکستان میں ۶ اگست سے ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر گورنمنٹ کے محکمہ جنگلات کی طرف سے یونین کونسل کی معرفت وسیع پیمانہ پر پودے اور بیج تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ احباب اپنے حلقہ کے افسران محکمہ جنگلات سے حسب ضرورت حاصل کریں۔ پودہ جات شیشم سرس۔ کیکر۔ سمبل۔ بکائن۔ املتاس۔ اخروٹ۔ سفیدا۔ مہندی۔ املی۔ کیتیر۔ گلاب۔ گل نشتر انار۔ چنار۔ بیری۔ جامن۔ آم وغیرہ تقسیم ہوں گے۔ ۱۰۰ پودے تک مفت دئے جائیں گے۔ زیادہ تعداد میں پانچ پیسہ فی پودا کے حساب سے مل سکیں گے۔

احباب جماعت اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں کیونکہ اس میں نہ صرف ملک کی بھلائی ہے بلکہ ان کا اپنا فائدہ بھی ہے۔ اپنی کوشش اور مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرماویں۔

ناظر زراعت

صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

محترم محمد مسعود خاں صاحب منڈرانی مرحوم

از جمیل احمد صاحب بی اے متعلم گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں

والد محترم حضرت محمد مسعود خاں صاحب رضؓ منڈرانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابن حضرت نور محمد خان صاحب احمدی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سکنہ منڈرانی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں ایک معمر بزرگ تھے۔ وہ ہمارے لئے حقیقی طور پر دعاؤں کا منبع تھے۔ حضرت والد صاحب رضؓ کی پیدائش ۱۸۸۹ء کی ہے تقریباً ۱۴ یا ۱۵ سال کی عمر میں ۱۹۰۳ء کو تحریری بیعت کی اور اٹھارہ یا بیس سال کی عمر میں دسمبر ۱۹۰۷ء کو قادیان میں دستی بیعت کی اور اٹھارہ یا انیس سال کی عمر میں دسمبر ۱۹۰۷ء کو قادیان میں دستی بیعت کی۔ دسمبر کے سالانہ جلسے پر حضرت مولانا محمد شاہ صاحب ساکن منڈرانی کی معیت میں قادیان پہنچے۔ پہلے ہی دن حضور کی خدمت میں پہنچے۔ زیارت اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس وقت ظہر کا وقت تھا۔ حضور اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ حضور علیہ السلام کا نورانی چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ پہلی نظر پڑنے پر ہی آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے "کہ قادیان شریف میں میرا یہ معمول تھا۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لاتے تو حضور کے کلمات طیبات سننے کے لئے دوڑ پڑتا۔ حضرت والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے عہد میں تین چار بار قادیان تشریف لے گئے۔ مدت تک ذریعہ معاشرہ کی خاطر احمد دین صاحب کیبودھلوی کے پاس قیام کیا۔ پھر ۱۹۱۱ء میں چودہ دوستوں نے آپ کے ساتھ جا کر بیعت کی۔

خلافت ثانیہ سے وابستگی

آپ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ منڈرانی کے سیکرٹری مال تھے۔ اخبار الفضل۔ البدر۔ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار تھے۔ اسلئے مولوی محمد علی صاحب نے ان کے پتہ پر ایک ٹریکٹ بھیجا۔ جس میں لکھا کہ جماعت کو چاہیئے کہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ تعاون نہ کرے بلکہ اب خلافت انجمن احمدیہ کی ہوگی۔

اس پر آپ نے اپنے استاد حضرت مولوی حافظ فتح محمد خاں رضؓ اور جماعت سے مشورہ کیا۔ تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریری بیعت کا خط لکھ دیا دسمبر کے جلسے پر آپ کے ساتھ پندرہ افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس کے بعد مختلف موقعوں پر قادیان تشریف لے جاتے تھے۔ جلسہ ۱۹۳۲ء پر پھر قادیان گئے اور وہاں جنوری ۱۹۳۳ء سے ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء تک حضرت ام المومنین رضؓ کے دروازے پر دربان رہے جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء کو پھر قادیان گئے۔ جنوری ۱۹۳۷ء سے دسمبر ۱۹۳۸ء کو حضرت نواب محمد علیخاں رضؓ آف مالیر کوٹلہ کے گھر دربان رہے اسکے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء پر قادیان آخری بار گئے۔ اسکے بعد ضعیفی کی وجہ سے جلسہ پر نہیں جا سکے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریباً تمام کتب کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا۔ گھر میں کتابوں کے بنڈل ہیں جو کہ لائبریری کی طرح ترتیب میں رکھے ہیں۔ آپ خود پڑھتے تھے عزیزوں دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیتے تھے اور ان سے سنتے بھی تھے۔ مختلف موقعوں پر سیکرٹری مال اور پریذیڈنٹ رہے۔ اخبار الحکم۔ البدر۔ ریویو آف ریلیجنز اور الفضل کے خریدار بھی رہے۔

صبر و استقامت

حضرت والد صاحب کے ابا جان (ہمارے دادا جان) کی وفات ۱۹۱۷ء میں ہوئی۔ آپ اپنے والد صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ بچپن میں ہی فوت ہو گئیں۔ زمیندارہ کام خود کرنے لگے۔ آپ منکسر المزاج طبیعت کے نرم مگر باحوصلہ انسان تھے۔ ہر بوجھ اور تکلیف کو بڑے صبر و عمل سے برداشت کرتے تھے آپ نے مختلف موقعوں پر تین نکاح کئے ہر سہ بیویوں کی وفات آپ کی زندگی میں ہوئی پہلی بیوی سے صرف دو لڑکیاں زندہ رہیں۔ آخری بیوی یعنی ہماری والدہ سے چھ بچے پیدا ہوئے۔ دو بچپن میں وفات پا گئے۔

ہماری والدہ صاحبہ جون ۱۹۴۶ء کو وفات پا گئیں۔

۱۹۶۰ء کو منجھلے بھائی اقبال احمد خان مرحوم بعمر ۲۵ سال وفات پا گئے اس صدمہ کو بڑھاپے کی حالت میں حضرت والد صاحب نے بڑے تحمل سے برداشت کیا۔ کبھی زبان پر حرف شکایت ظاہر نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر اور مرضی پر صابر و شاکر رہے۔ بیماری کی حالت میں بھی صبر کا نمونہ دکھایا۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔

قرآن مجید کثرت سے پڑھتے تھے۔ آپ کی دعاؤں میں ایک خاص شغف ہوتا۔ دعا پر بہت یقین تھا۔ فرماتے کہ رب العزت سے ہر وقت دعا کرنی چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات نازل ہوں۔ اسلام اور احمدیت کے بڑے شیدائی تھے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام رضؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی جب ان کا ذکر ہوتا تو بوجہ فرط محبت رقت طاری ہو جاتی نہایت ہی با ادب خدا یاد اور خدا ترس بزرگ تھے۔ دعاؤں میں بڑا شغف رکھتے صاحب رویا تھے۔ آپ کی دعائیں مقبول تھیں۔ آخری دس سال میں آپ کا شغل دعا تھا اور دعا کرانے سے تمام مشکلات بفضل تعالیٰ حل ہو جاتی تھیں۔ جب ہم دعا کے لئے عرض کرتے۔ تو فرماتے کہ میں تمام دوستوں کے لئے جو بیمار ہیں یا مشکلات، تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں دعا کرتا ہوں۔ ساتھ ہی ہمیں بھی دعا کے لئے ارشاد فرماتے۔

آپ بڑے نیک اور متقی انسان تھے نماز با جماعت کے بڑے پابند تھے۔ تقریباً ۱۹۵۶ء سے پہلے مسجد میں اکثر خود امامت فرماتے تھے بعد ازاں مسجد جانے سے معذور ہو گئے تھے۔ بڑے رحمدل اور خدا ترس تھے جب کوئی آدمی بیمار ہو جاتا۔ خود عیادت کے لئے جاتے۔ اور علاج معالجہ کرتے۔ نزلہ کی دیرینہ تکلیف تھی۔ اس لئے ۱۹۵۶ء سے وفات تک پندرہ بیس گز سے زیادہ چل نہیں سکتے تھے۔ موجودہ بخار کا حملہ ۲۳ جون کو ہوا۔ ۷۶ سال کی عمر میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے، ایک لڑکی، دو پوتے بطور یادگار چھوڑے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حضرت والد صاحب مرحوم رضؓ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔ آپ کے جملہ پسماندگان کو اس صدمہ عظیم کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق دے اور خداوند تعالیٰ ہر طرح سے ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ہمیں حضرت والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا خادم بنائے

آمین

ثم

آمین

بقیہ لیڈر ۲

یا عوام کے تعاون کی ضرورت ہے جو طاقت کا اصلی سرچشمہ ہوتے ہیں۔

ہم سے معاملہ کرو

پچھلی جنگ عظیم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حکومت خواہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو پوری طاقت نہیں لگا سکتی۔ جب تک ملک کے باشندے اس جنگ کو اپنی جنگ نہ سمجھیں بلکہ اگر معاملہ برعکس ہوتا ہے تو ملک کے باشندے جابر حکمرانوں کے چنگل سے نکلنے کے لئے اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں

(تسنیم ۱۷ دسمبر ۱۹۵۵ء)

آپ نے غور فرمایا کہ مودودی صاحب امریکی حکومت سے کیا کہہ رہے تھے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ

(۱) تم جو پاکستان کی حکومت سے براہ راست "سازباز" کر رہے ہو تو تمہیں اس میں سخت نقصان اور خطرہ ہے اسلئے کہ یہاں کے عوام ان حکمرانوں کے ساتھ نہیں ہیں۔

(۲) اگر کل کو جنگ چھڑ گئی تو یہ عوام حکومت کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ ان کے چنگل سے نکلنے کے موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور تم مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔

(۳) اگر تمہیں فی الواقع روس کی روک تھام کرنی ہے تو پاکستان کے حکمرانوں کی جگہ یہاں کے عوام سے معاملہ کرو۔ جو طاقت کا اصل سرچشمہ ہیں۔

(۴) اور یہ ظاہر ہے کہ عوام سے معاملہ ان کے نمائندوں کی وساطت سے ہی کیا جائیگا اس لئے تم یہاں کی حکومت کو چھوڑ کر ہم سے معاملہ کرو۔

اس کے بعد کیا ہوا یہ امر امریکہ جانے یا مودودی صاحب! لیکن دنیا نے یہ تماشہ ضرور دیکھا کہ مودودی صاحب کی یہ مسلسل کوشش رہی کہ مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک میں مغربی امپیریلزم کا تسلط قائم رہے شاہ سعود کے ساتھ ....

.... ان کے روابط اور رابطہ اسلامی جیسی تنظیم کی تشکیل (جس کے متعلق مودودی صاحب کا اپنا بیان یہ ہے کہ وہ صرف "ناصرینہ" کی ضد میں قائم کی گئی ہے) اس حقیقت کی کھلی ہوئی شہادت ہے۔

(طلوع اسلام لاہور دسمبر ۱۹۶۳ء)

ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سے کئی بار درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ پیشہ ور احباب کی فہرستیں مرکز میں بھجوائیں۔ اس وقت مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے پیشہ ور احباب کی فہرستیں آچکی ہیں۔

۱۔ راولپنڈی۔ ۲۔ لاہور۔ ۳۔ سرگودھا۔ ۴۔ لائلپور۔ ۵۔ کوئٹہ۔ ۶۔ جہلم
۷۔ گوجرانوالہ۔ ۸۔ چکوال۔ ۹۔ رحیم یار خاں۔ ۱۰۔ مانسہرہ۔ ۱۱۔ بدوملہی
۱۲۔ کراچی۔ ۱۳۔ پشاور۔ ۱۴۔ ڈھاکہ۔ ۱۵۔ دنیاپور۔ ۱۶۔ ڈسکہ۔ ۱۷۔ خانیوال
۱۸۔ ترسکہ۔ ۱۹۔ خانپور۔ ۲۰۔ صادق آباد۔ ۲۱۔ پنڈی بھاگو۔ ۲۲۔ سانگلہ ہل۔

گویا ابھی کئی بڑی بڑی جماعتیں بھی ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے فہرستیں موصول نہیں ہوئیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا امرائے جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ جلد از جلد مکمل فہرست اپنے پیشہ ور احباب کی بھجوائیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام
۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہیں تو تجارت کے متعلق۔ اگر صناع یا صنعت کار۔ یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صرافہ۔ ڈاکٹر و حکیم کیمسٹ اور ڈرگسٹ وکلاء۔ امپورٹرز۔ کلیرنس ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ۔ سپیئر پارٹ ڈیلرز۔ باڈی بلڈرز۔ مکینکل فٹنگ۔ مرمت ریڈیو۔ ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹوگرافر۔ کنٹریکٹر۔ سپلائیرز سائنس و سرجری کے اوزار بنانے یا اس کا کاروبار کرنے والے۔ پرنٹنگ پریس و کتب فروش۔ فرنیچر میکرز۔ الیکٹرک فٹنگ۔ مرمت ریفریجریٹرز کا کاروبار کرنے والے معہ مرمت ہوٹل و ریسٹورنٹ موٹرز کا کاروبار۔ پٹرول پمپ۔ کپڑے کے ٹکڑوں یا ولایتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے۔ سبز اور خشک پھل۔ سبزیاں وغیرہ بھیجنے والے۔ اور سپلائی کرنے والے وغیرہ۔

امید ہے۔ کہ امراء و صدر صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم بابا نواب الدین صاحب مرحوم

جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ والد مکرم محترم بابا نواب الدین صاحب سابق مؤذن مسجد محلہ دارالفضل قادیان مورخہ ۲۷ جولائی کی رات کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعد نماز عصر ساڑھے ۵ بجے مسجد مبارک ربوہ کے ملحقہ میدان میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین فرزند چھوڑے ہیں مرحوم کی عمر بوقت وفات غالباً ۱۰۷ سال تھی۔ آپ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور تحریری بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور دستی بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر کی تھی بہت ہی عابد۔ صابر اور قانع انسان تھے۔ صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے اور مستجیب الدعوات تھے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ حضرت بابا جی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنی رحمتیں و برکتیں نازل فرمائے۔

(خاکسار فضل الرحمان۔ انسپکٹر تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا یہ اجلاس مکرم بابا نواب الدین صاحب مرحوم کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے زیادہ عرصہ تک قادیان محلہ دارالفضل کی مسجد میں اذان دینے کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم بڑے مخلص۔ سلسلہ کے فدائی اور بزرگ انسان تھے ہم ان کی وفات پر ان کے صاحبزادے مکرم فضل الرحمان صاحب انسپکٹر تحریک جدید سے جو گذشتہ سالوں میں ہمارے محلہ کے زعیم بھی رہ چکے ہیں اور مرحوم کے دیگر صاحبزادگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے والد مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کو اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ [illegible]

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

۱۔ تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ۲۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ لجنات اس تاریخ کو نوٹ فرمالیں اور امتحان کی تیاری پوری محنت سے کریں۔ امتحان کا نصاب متعدد بار بذریعہ الفضل اور مصباح شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع انشاء اللہ ۲۲-۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ممبرات اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عام دینی معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا ہے تمام لجنات کی صدروں سے درخواست ہے کہ براہ راست اس کتابچہ کو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ سے منگوائیں اور اپنے ہاں اس کو تقسیم کریں۔ اس کتابچہ کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اجتماع کے موقعہ پر جو دینی معلومات کا پرچہ ہوتا اس میں اس کتابچہ میں سے بھی سوالات آئیں گے۔ اس کتابچہ کی قیمت ۲۰ روپے فی سینکڑہ ہے۔

۴۔ لجنات اجتماع میں ہونے والے تحریری اور تقریری مقابلہ جات کیلئے بھی تیاری کریں۔ عنوانات درج ذیل ہیں:۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل:۔ (۱) اسلام ہی امن عالم کا کفیل ہو سکتا ہے۔
(۲) قرآن اور ہماری زندگی

" مقابلہ معیار دوم:۔ (۱) موجودہ نسل کی مذہب سے بیگانگی ہی بداخلاقی کا سبب ہے۔
(۲) پردہ عورت کے لئے بمنزلہ ڈھال ہے

" مقابلہ معیار سوم:۔ احمدیت کے انقلاب میں احمدی عورت کا حق۔

انگریزی تقریری مقابلہ:۔ Mohd (Peace be upon him) as an ideal man.

مقابلہ مضمون نگاری:۔ (۱) سود کے انسداد کی عملی تجاویز
(۲) مسئلہ کشمیر اور جماعت احمدیہ
(۳) نظام وصیت میں شمولیت کیوں ضروری ہے۔

(سیکرٹری تعلیم)

برائے امتحان ناصراتُ الاحمدیہ

۱۔ ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان ۲۶ ستمبر بروز اتوار کو ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" دوسرا حصہ اور بڑے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" تیسرا اور چوتھا حصہ بطور نصاب مقرر ہوا ہے۔ تمام شہروں کی لجنات کتابیں دفتر خدام الاحمدیہ منگوا کر ناصرات الاحمدیہ کو ابھی سے تیار کروائیں۔

۲۔ اس سال ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بہت کم وصول ہوا ہے۔ اکثر شہروں کی لجنات نے وعدہ کے باوجود چندہ کم بھجوایا۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ پشاور۔ گھٹیالیاں نے کم چندہ بھیجا اور ان کے علاوہ شیخوپورہ۔ جہلم۔ بھیرہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ حیدرآباد سندھ۔ کنری سندھ جھنگ۔ صدر۔ رحیم یارخاں۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ کوئٹہ۔ حافظ آباد۔ خوشاب۔ منڈی بہاء الدین۔ دوالمیال۔ مردان اور اکال گڑھ نے بالکل ہی چندہ نہیں بھیجا۔ براہ مہربانی ناصرات الاحمدیہ کا چندہ پورے سال کا وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوائیں (سیکرٹری ناصرات)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ امۃ القیوم زوجہ مبارک احمد صاحب دل کے عارضہ سے سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

عبد الرؤف بن عبد المجید صاحب ایم ہوسٹل ہسپتال ایڈمنسٹریشن [illegible] گنبد لاہور

(۲) میرا لڑکا عزیزم محمد سعید ایم اے قریباً دو اڑھائی ماہ سے بیمار ہے دماغی لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(مستری محمد یعقوب چنیوٹ)

احباب کرام ان ہر دو کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۳۔ اگست چینی سفیر تنگ کوایو نے آج صدر محمد ایوب خان سے ملاقات کی۔ بات چیت کی نوعیت معلوم نہیں ہو سکی۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بھی صدر مملکت سے ملاقات کی۔

گجرات ۳ اگست۔ موضع لکھن والی (علاقہ تھانہ جلال پور جٹاں) میں دو گروہوں کے درمیان خونریز تصادم ہو گیا جس میں ایک ہی خاندان کے ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ تصادم میں تین اشخاص شدید مجروح ہوئے۔ اس تصادم میں آتشیں اسلحہ اور کلہاڑیوں اور لاٹھیوں کا استعمال کیا گیا۔

پیکنگ ۳۔ اگست :۔ ہندوستانی فوج اور طیارے مسلسل چینی سرحدوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اس پر چین نے ہندوستانی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے اور اسے خبردار کیا ہے کہ ان اشتعال انگیزیوں کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

راول پنڈی ۳ اگست :۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ کینیڈا کی طرف سے پاکستان کو اس سال پہلے سے زیادہ امداد دینے کا فیصلہ بڑی خوشی کی بات ہے کینیڈا اس سال دو کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر (تقریباً ساڑھے گیارہ کروڑ روپے) کی امداد اور قرضے دے گا۔ یہ رقم پچھلے سال سے ۳۲ لاکھ ڈالر زیادہ ہے۔

تہران ۳ اگست۔ ایران کے وزیر اطلاعات جنرل حسن نے پاکستان کو اقتصادی امداد کو روکنے کے فیصلے کی مذمت کی ہے انھوں نے کہا کہ امریکی حکومت کا یہ اقدام کسی بھی اعتبار سے قابل تعریف قرار نہیں دیا جا سکتا۔

انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ترقی پذیر ملکوں کو اقتصادی منصوبوں کے لئے جو امداد دی جائے وہ غیر مشروط ہونی چاہیئے ایران کو ملنے والی اقتصادی امداد کا ذکر کرتے ہوئے جنرل حسن نے کہا کہ ہمیں تو صرف قرضے ملتے ہیں۔

پیرس ۳ اگست شمالی ویت نام میں چین کے فوجی اتاشی نے کل کہا کہ چینی فوج بالکل تیار ہے اور اگر شمالی ویت نام نے درخواست کی تو وہ مداخلت کرے گی

چینی اتاشی نے ہنوئی کے مقام پر چینی فوج کی ۳۸ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے ویت نام میں لڑائی تیز کر دی ہے اور اسے چین کی سرحد تک لے جا رہا ہے اس لئے تمام کمانڈر حالات کا جائزہ لے رہے ہیں، اور بالکل تیار ہیں۔ اگر ویت نام عوام نے درخواست کی تو امریکی جارحین کو ویت نام سے نکالنے کے لئے ان کے شانہ بشانہ لڑیں گے۔

قاہرہ ۳ اگست۔ مصری ہفت روزہ روز الیوسف نے اطلاع دی ہے کہ امریکی طیارے فوجی ٹھکانوں اور راکٹ کے اڈوں کی تصاویر لینے کے لئے مصری علاقے پر اکثر پرواز کرتے رہتے ہیں۔

ایوب ہال ۳ اگست :۔ حکومت پاکستان نے ہندوستانی حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ وہ بیروباری کے معاہدے پر جلد عملدرآمد کرائے اور یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ایک بین الاقوامی معاہدے پر فریقین کی عدالتی یا انتظامی وجہ سے زیادہ دیر تک عملدرآمد روک نہیں سکتے۔

ایوب ہال ۳ اگست :۔ پارلیمنٹری سیکرٹری برائے تجارت نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ پاکستان کو فولاد کی درآمد میں دس لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ درآمد کی جانے والی اشیاء کی مالیت زیادہ دکھائی گئی ہے

ایوب ہال ۳ اگست۔ پارلیمانی سیکرٹری امور خارجہ نے قومی اسمبلی میں بتایا کہ حکومت داباگرام کے لوگوں کی حفاظت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھے گی۔ انھوں نے کہا کہ وہاں کے باشندوں کو جن مشکلات کا سامنا ہے حکومت اس سے اچھی طرح واقف ہے۔

راول پنڈی ۳ اگست۔ قومی اسمبلی نے دستور میں ترمیم کا بل تیسری خواندگی میں منظور کر لیا۔ اس ترمیم کے بعد حکومت کو اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو پچیس برس کی ملازمت پوری کرنے پر یا پچپن برس کی عمر کو پہنچنے پر ملازمت سے ریٹائر کیا جا سکتا ہے اور سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے ججوں کو ریٹائر ہونے کے بعد دو برس کے اندر پھر عدالتی یا نیم عدالتی عہدوں پر فائز کیا جا سکتا ہے۔

قاہرہ ۳ اگست۔ مصر کے نائب صدر اور نائب کمانڈر انچیف مارشل عبدالحکیم عامر نے الزام لگایا ہے کہ معاہدہ سنٹو کے افسر یمن میں امام محمد البدر کے حامیوں کی جنگی کارروائیوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاہدرہ :۔

کلاسیں (۱) اے۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس ویونگ۔ شرط ایف اے یا ایف ایس سی

(۲) بی ” میٹرک سیکنڈ ڈویژن

(۳) سی یک سالہ پریکٹیکل کورس شرط خواندگی

(۴) ایف ایم ڈی۔ یا ۲ سالہ ڈپلومہ کورس ٹیکسٹائل۔ ڈائی انگ و بلیچنگ فنشنگ اینڈ پرنٹنگ شرط میٹرک پاس

(۵) ڈیڑھ سالہ آرٹی زن سرٹیفکیٹ کورس ٹیکسٹائل۔ ڈائی انگ، بلیچنگ، فنشنگ و پرنٹنگ

وظائف :۔ ۵۰ درخواستیں ۹/۸/۶۵ تک بنام منیجر۔ فارم دفتر سے مفت۔ (پ ٹ ۲۸/۷/۶۵)

۲۔ امتحان سنٹرل سپیریر سروسز ۶۵ء

مشترکہ امتحان مقابلہ ۲۵/۱۰/۶۵ کراچی، لاہور، ڈھاکہ و لندن میں زیر انتظام سنٹرل پبلک سروس کمیشن

سروسز (۱) سول سروس آف پاکستان (۲) پاکستان فارن سروس

(۳) پولیس سروس آف پاکستان (۴) پاکستان آڈٹ و اکاؤنٹس سروس

(۵) پاکستان ریلوے اکاؤنٹس سروس (۶) پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سروس

(۷) پاکستان ٹیکسیشن سروس (۸) کسٹمز ایکسائز سروس

(۹) اسسٹنٹ کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس

(۱۰) پاکستان پوسٹل سروس۔

(۱۱) پاکستان ملٹری لینڈز اینڈ کنٹونمنٹس سروس (کلاس ون)

(۱۲) سیکشن آفیسرز گریڈ

(۱۳) پاکستان پوسٹل سپرنٹنڈنٹس سروس (کلاس ٹو)

(۱۴) اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسرز (کلاس ٹو)

(۱۵) ایگزیکٹو آفیسرز امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس

درخواستیں معہ ضروری دستاویزات ۱۶/۸/۶۵ تک بنام سیکرٹری سنٹرل پبلک سروس کمیشن بلاک ۱۔ سنٹرل سیکرٹریٹ کراچی۔

قواعد و فارم درخواست ۳۱ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ بھیج کر کراچی سے یا لاہور (۳۔ سنڈروڈ اس روڈ۔ آف ڈیوس روڈ) یا کسی ڈی سی کے دفتر سے۔ (پ ٹ ۲۹/۷/۶۵)

۳۔ ریلوے اپرنٹس انسپکٹر آف ورکس

اسامیاں ۵۰۔ ۶ ماہ کا اپرنٹس کورس۔ الاؤنس ۱۵۰/- ماہوار۔ انسپکٹر لگنے پر تنخواہ ۱۷۵ تا ۳۵۰۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط :۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ٹیکنیکل قابلیت والوں کو ترجیح۔ عمر ۱۵/۶/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵ سال

درخواستیں :۔ ۱۵/۸/۶۵ تک مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار (پ ٹ ۲۱/۷/۶۵)

۴۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ خیرپور۔

سہ سالہ کورس۔ ٹیکنالوجیز (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل۔ شرط میٹرک۔ درخواستیں ۲۱/۸/۶۵ تک بنام پرنسپل پراسپکٹس و فارم یک روپیہ نقد دے کر یا ۱ روپیہ کا منی آرڈر اور بڑا واپسی لفافہ بھیج کر (پ ٹ ۱/۸/۶۵)

۵۔ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن

دو سالہ پوسٹ گریجویٹ کورس کراچی یونیورسٹی۔ ٹسٹنگ فیس ۵/- روپے۔ امتحان داخلہ پٹ ورلیونیورسٹی میں اور ہیلے کالج آف کامرس لاہور میں بالترتیب ۶/۸/۶۵ و ۹/۸/۶۹

شرط بیچلر ڈگری۔ (پ ٹ ۱/۸/۶۵)

۶۔ ڈسپنسرز کلاس مظفرگڑھ :۔

مردوں کے لئے سیٹیں بنا بر قابلیت ۱۵۔ شرائط :۔ میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۹/۶۵ کو کم از کم ۱۷۔ سکونت ضلع مظفرگڑھ۔ درخواستیں ۱۱/۸/۶۵ تک بنام میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (پ ٹ ۱/۸/۶۵)

۷۔ پاکستان کونسل فیلوشپس :۔

بحق طلبہ مغربی پاکستان برائے تعلیم مشرقی پاکستان۔ ۴ فیلوشپس

۱۔ دو فیلوشپس برائے بی ایس سی انجینئرنگ (چار سالہ کورس) انجینئرنگ کالج ڈھاکہ

۲۔ دو فیلوشپس برائے ایم بی بی ایس (پانچ سالہ کورس) ڈھاکہ میڈیکل کالج

شرط ۵۵٪ نمبر۔ درخواستیں ایف ایس سی / بی ایس سی نتائج نکلنے کے بعد تین روز کے اندر بنام ڈائریکٹر پاکستان کونسل نارمنٹل انگریس ۱۷۵۔ ویسٹ ناسن روڈ راولپنڈی کینٹ (پ ٹ ۱/۸/۶۵)

لین دین کے معاملات میں بے احتیاطی قومی تنزل اور معاشرتی خرابیوں پر منتج ہوتی ہے،

قرض دیتے وقت اسے ضبطِ تحریر میں لانا ضروری ہے، تاکہ واپسی کا احساس رہے اور معاشرہ میں بدمزگی پیدا نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورہ البقرہ کی آیت وَلَا تَسْأَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اوپر کی آیات میں قومی تباہی کا ایک بہت بڑا سبب اللہ تعالیٰ نے سود بتایا تھا۔ اب دوسرا سبب قومی تنزل کا یہ بتاتا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے اور نہ اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے اور جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو۔ اور قرض دیتے یا لیتے وقت ہماری ان دو ہدایات کو ملحوظ رکھو اوّل یہ کہ جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کر لو۔ دوم روپیہ کا لین دین ضبطِ تحریر میں لے آؤ۔ اس شرط کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس طرح مقروض کو احساس رہتا ہے کہ فلاں وقت سے پہلے پہلے میں نے قرض ادا کرنا ہے اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ اور پھر ایک فائدہ یہ ہے کہ قرض لینے والا ایک معیّن میعاد تک اطمینان کی حالت میں رہتا ہے اور اسے یہ خدشہ نہیں رہتا کہ نہ معلوم قرض دینے والا مجھ سے کب اپنے روپیہ کا مطالبہ کر دے، غرض اس میں دینے والے کا بھی فائدہ ہے اور لینے والے کا بھی۔ قرض دینے والے کا فائدہ تو یہ ہے کہ مثلاً ایک مہینے کا وعدہ ہے تو وہ ایک مہینے کے بعد جا کر طلب کرے گا یہ نہیں کہ اس کو روز روز پوچھنا پڑے اور قرض لینے والے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ قرض لینے لگے گا۔ تو سوچے گا کہ میں جتنے عرصہ میں ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں اتنے عرصہ میں ادا بھی کر سکوں گا یا نہیں۔ اس کے علاوہ یہ شرط اس لئے بھی عاید کی گئی ہے کہ بعض کمزور لوگ اعتراض کر سکتے تھے۔ کہ ہم سود پر روپیہ اس لئے دیتے ہیں کہ قرض لینے والے کو اس کی ادائیگی کا فکر رہتا ہے۔ اور وہ کوشش کرتا ہے کہ جلد اس قرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ لیکن اگر سود نہ لیا جائے تو اسے ادائیگی کا احساس نہیں رہتا۔ اس وسوسے کے ازالہ کے لئے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو قرض دو تو معاہدہ لکھوا لیا کرو کہ فلاں وقت کے اندر اندر ادا کر دوں گا۔ تاکہ تمہارا روپیہ بھی محفوظ رہے اور دوسرے شخص کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس رہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر قرض الیٰ اجل مسمیٰ ہو تو لکھ لیا کرو اور اگر الیٰ اجل مسمیٰ نہ ہو تو بے شک نہ لکھو۔ اس لئے کہ جب کوئی شخص کسی کو قرض دیتا ہے تو بہرحال ایک اجل مسمیٰ کے لئے ہی دیتا ہے خواہ وہ میعاد تھوڑی ہو یا بہت۔ اس کے بعد وہ اسے وصول کرنے کا حق دار ہوتا ہے یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی نے دوسرے کو قرض دیا ہو اور پھر اس کے واپس لینے کا اس کے اندر کوئی احساس ہی نہ ہو۔ ہدیۃً یا امداد کے رنگ میں اگر کسی کو کوئی رقم دی جائے تو وہ ایک علیحدہ امر ہے لیکن جس پر قرض کے لفظ کا اطلاق ہوگا۔ وہ بہرحال الیٰ اجل مسمیٰ ہی ہوگی۔ خواہ زبان سے کوئی میعاد مقرر کی جائے یا نہ کی جائے۔ ہاں اگر خاص وقت کے لئے قرض نہیں بلکہ یونہی ایک دو گھنٹہ کے لئے یا ایک دو دن کے لئے ہے تو ایسی صورت میں اگر نہ لکھا جائے تو کوئی شرعی گناہ نہیں۔

افسوس ہے کہ مسلمان ان دونوں باتوں کی پرواہ نہیں کرتے یعنی نہ تو قرض دیتے وقت دوستی اور محبت کے نقطۂ نگاہ سے کوئی مدت مقرر کرتے بلکہ کہہ دیتے ہیں کہ جب جی چاہے دے دینا اور نہ اسے ضبطِ تحریر میں لاتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور انہیں اس کے تلخ نتائج سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۴۲-۶۴۳)

-:-

چین پاکستان کو ہر ممکن اقتصادی امداد دے گا

پاکستان کا موقف قابل تعریف ہے (چینی سفیر کا بیان)

اسلام آباد ۴ر اگست۔ چینی سفیر مسٹر ژنگ کو یو نے کہا ہے کہ چین پاکستان کو ہر ممکن امداد دے گا بخاص طور پر بنیادی صنعتوں اور مشین سازی کے کارخانے بنانے کیلئے بلا معاوضہ امداد دی جائے گی۔ انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کی معیشت آزاد ہو اور خود کفیل ہو۔ انھوں نے کہا کہ اگر پاکستان کو فنی امداد کی ضرورت ہو تو ہم یہ بھی اسے مہیا کریں گے۔ اگر امریکی امداد روک دی گئی تو ہم اپنی بساط کے مطابق آپ کو زیادہ سے زیادہ امداد دیں گے۔

چینی سفیر نے کہا کہ امریکی امداد بند ہونے پر صدر ایوب نے جو مضبوط موقف اختیار کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ صدر ایوب تہیہ کر چکے ہیں کہ پاکستان کی خود مختاری پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ امریکہ کے اس متکبرانہ اقدام پر پاکستانی عوام کی برہمی قدرتی بات ہے چین پاکستان کے موقف کی حمایت کرتا ہے۔ انھوں نے یقین ظاہر کیا کہ پاکستان امریکہ کی دھمکیوں اور دباؤ میں نہیں آئے گا۔ اور نہ اپنی خارجہ پالیسی ترک کرے گا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مقصد افرایشیائی اتحاد کو مضبوط بنانا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں:-

ہندوستانی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا

نئی دہلی ۴ر اگست۔ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے بارہ مولا کے ایک فوجی ہسپتال کے معائنہ کے بعد کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا

مسٹر چاون ان دنوں مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہندوستانی توپچیوں کے مورچوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریاست کی سیاسی صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیال کیا معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی وزارت میں زبردست پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور مختلف معاملات پر اختلاف ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم جی ایم صادق نے ان اختلافات کی تفصیلی رپورٹ الگ الگ وزیر اعظم لال بہادر شاستری اور وزیر داخلہ گلزاری لال نندہ کو بھیج دی ہے۔

بھارت میں پھر فرقہ وارانہ فسادات

فوج کو تیار رہنے کا حکم۔ کرفیو کا نفاذ

نئی دہلی ۴ر اگست۔ مدھیہ پردیش کے صدر مقام اندور میں حکومت کے خلاف مظاہرے فرقہ وارانہ فسادات کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ حالات نازک ہونے کے سبب شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور فوج کو پولیس کی امداد کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ہجوم سے جھڑپوں میں ۱۷ پولیس والے مجروح ہوئے ہیں جن میں اعلیٰ پولیس افسر بھی شامل ہیں۔

اندور میں ہنگاموں کی ابتداء سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے رن کچھ کے سمجھوتے کے خلاف دن منانے سے ہوئی۔ پارٹی نے جلسے کئے جن میں پاکستان کے خلاف زہر افشانی کی گئی اور ہندوؤں کو بے بس مسلمان اقلیت کے خلاف اکسایا گیا۔ اس کے بعد ہی گڑبڑ شروع ہو گئی۔ ہندو بلوائیوں نے پولیس سے تصادم کے بعد مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے

جب حالات پر قابو پانے میں ناکامی ہوئی تو حکام نے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہنگامے جاری رہے۔ فوج کو پولیس کی مدد کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پولیس کا بیان ہے کہ بلوائیوں نے بعض جگہ اس پر مکانات کی چھتوں سے اینٹیں برسائیں۔

سیلاب کی صورت حال

لاہور ۴ر اگست۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق دریائے سندھ کالا باغ اور تونسہ کے مقام پر معمولی درجے کے سیلاب میں ہے ان دونوں مقامات پر پانی کا اخراج بالترتیب تین لاکھ ۹۸ ہزار ۶۸ کیوسک ہے۔ چناب جہلم اور راوی کی سطح معمول کے مطابق ہے۔ دریائے ستلج گنڈا سنگھ والا میں معمولی درجے کے سیلاب کی حالت میں ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲